جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور چکروں کے باعث ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے پھوڑے کے اپریشن کا زخم خدا تعالےٰ کے فضل سے مندمل ہو رہا ہے۔ البتہ رات کو درد نقرس کی وجہ سے گھبراہٹ رہی۔ احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کل سے تیز بخار ہے۔ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اپینڈکس کے مقام پر درد ہے اور بخار بھی ہے۔ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل سے بخار ہے۔ صاحبزادہ وسیم احمد ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو ہاکی کا گیند لگ جانے کی وجہ سے اوپر کے تین دانتوں کو صدمہ پہنچا ہے۔ ان میں سے ایک تو نکل کر الگ ہو گیا ہے ایک باہر کو ابھر آیا ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صحت بفضل خدا ترقی کر رہی ہے۔ پیشاب اصل راستے سے کچھ مقدار میں آنے لگ گیا ہے۔ اور اب ٹیس نہیں پڑتی۔ دعائے صحت جاری رکھی جائے۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب بھلوال ضلع شاہ پور اور مولوی محمد سلیم صاحب اوکاڑہ بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مروجہ وظائف کی بجائے قرآن شریف بکثرت پڑھنا چاہیئے

"جناب قاضی آل احمد صاحب رئیس امروہہ نے دریافت کیا۔ کہ دلائل الخیرات جو ایک کتاب وظیفوں کی ہے۔ اگر اسے پڑھا جائے۔ تو کچھ ہرج تو نہیں۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہی ہے۔ اور اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی جابجا تعریف ہے۔ فرمایا۔ کہ انسان کو چاہیئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آئے۔ تو دعا کرے۔ اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے۔ اور جہاں عذاب کا مقام آئے۔ تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے۔ جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے۔ اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو۔ وہ محدثات میں داخل ہوگی۔ رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے۔ وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگائے۔ دل کی اگر سختی ہو۔ تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے۔ کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے۔ وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے۔ کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے پھر آگے چل کر اور قسم کا پھول چنتا ہے۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھائے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔"

لوگوں کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کرو

"ایک مولوی کا ذکر ہے۔ کہ اس نے ایک مسجد کا بہانہ کر کے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا۔ ایک جگہ وہ وعظ کر رہا تھا۔ اس کے وعظ سے متاثر ہو کر ایک عورت نے اپنی پازیب اتار کر اس کو چندہ میں دے دی۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کہ اے نیک عورت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں جہنم میں جائے۔ اس نے فی الفور دوسری پازیب بھی اتار کر اسے دے دی مولوی صاحب کی بیوی بھی اس وعظ میں موجود تھی۔ اس کا اس پر بھی بڑا اثر ہوا۔ اور جب مولوی صاحب گھر میں آئے۔ تو دیکھا۔ کہ ان کی عورت روتی ہے۔ اور اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دے دیا۔ کہ اسے بھی مسجد میں لگا دو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ تو کیوں ایسا روتی ہے۔ یہ تو صرف چندہ کی تجویز تھی۔ اور کچھ نہ تھا۔ غرض ایسے نمونوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہونچا ہے۔ ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ تم ایسے نہ بنو۔ چاہیئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے۔ وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے۔ اور تمہارے اخلاق عادات۔ استقامت۔ پابندی احکام الٰہی کو دیکھتا ہے۔ کہ کیسے ہیں۔ اگر عمدہ نہیں۔ تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ بس ان باتوں کو یاد رکھو۔"

(الحکم ۳۱۔ جنوری ۱۹۰۴ء)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی طرف سے اظہار ہمدردی و افسوس

شیخ منظور علی صاحب شاکر کی وفات پر

قادیان ۲۳ اکتوبر۔ لنڈن سے شیخ منظور علی صاحب شاکر کی وفات کی اطلاع جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے بذریعہ تار حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خدمت میں قادیان بھیجی تھی۔ جسے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے حضور کی عدم موجودگی کی وجہ سے وصول فرمایا۔ اور جناب شیخ صاحب مرحوم کے اقرباء کو ان کی وفات سے مطلع کیا۔ نیز مرحوم کے برادر اکبر ڈاکٹر فیض علی صاحب سے مشورہ کر کے درد صاحب کو تار دے دیا۔ کہ اگر مرحوم نے وہاں کچھ روپیہ چھوڑا ہے جو دستیاب ہو سکتا ہو۔ تو نعش کے قادیان بھجوانے کا انتظام کر دیں۔ ورنہ فی الحال وہاں بطور امانت دفن کر دیں۔ اور مرحوم کے کاغذات اور نقدی وغیرہ محفوظ کر لیں۔

ان حالات کی اطلاع حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے کی خدمت میں بھیج دی۔ اس پر کل شام کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے کا تار سکندر آباد سے آیا ہے۔ جس میں حضور نے مرحوم کی وفات پر بہت افسوس اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ نیز حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو تار درد صاحب کو دیا۔ اس کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ وہ مناسب اور درست ہے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی ایک اہم ہدائت

خود شادی کر لینے کے عذر پر عورت کو طلاق یا خلع کرانے کے لئے کہنا بھی اغوا ہے

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ایک کیس کے فیصلہ کے دوران میں محکمہ قضا کو یہ اعلان کرنے کی ہدائت فرمائی ہے۔ کہ اگر ایک آدمی کسی عورت سے یہ کہے کہ تم اپنے خاوند سے طلاق لے لو یا خلع کرا لو۔ پھر میں تم سے شادی کر لوں گا۔ تو یہ بھی اغوا ہے۔ عام لوگ تو کیا اکثر تعلیم یافتہ بھی چونکہ اسے اغوا نہیں سمجھتے۔ اس لئے احباب کو اس کی پوری طرح تشہیر کرنی چاہیئے۔

قائمقام محاسب صدر انجمن احمدیہ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء سے ڈیڑھ ماہ کی رخصت پر ہیں۔ اس عرصہ میں سید محمد اسماعیل صاحب بطور قائمقام محاسب کام کریں گے۔ ناظر اعلےٰ قادیان

شکریہ

۱۷ اکتوبر کی رات کو جبکہ میں دفتر میں اخبار کی کاپی پڑھ رہا تھا۔ مچھلی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا میں نے مونہہ میں ڈالا۔ لیکن حلق سے اتارتے وقت اس کا ایک کانٹا اٹک گیا۔ صبح کو حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن نے نور ہسپتال میں نہائت توجہ اور کوشش سے اسے نکالنے کی کوشش فرمائی۔ مگر مناسب اوزار نہ ہونے کی وجہ سے نہ نکل سکا۔ اور آپ نے امرتسر جانے کا مشورہ دیا۔ وہاں کے سول ہسپتال میں دو دن بڑی جدوجہد کی گئی۔ اور بہت کچھ تکلیف بھی اٹھائی۔ مگر کامیابی نہ ہوئی۔ وہاں سے ناکام واپسی پر جب حضرت میر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو انہوں نے از حد شفقت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اور فوراً لاہور جا کر کانٹا نکلوانے کا مشورہ دیا۔ صبح کو انہوں نے اس کے متعلق اپنی طرف سے خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کو جو گلے اور ناک وغیرہ کے سپیشلسٹ ہیں تار دے دیا۔ اور ۲۰ اکتوبر کی رات کو جب میں ان کے مکان پر پہونچا۔ تو ازراہ مہربانی اسی وقت انہوں نے حلق کو دیکھا۔ اور چند منٹ میں نہائت عمدگی کے ساتھ سوا انچ لبا اور کافی مضبوط کانٹا نکال کر اس تکلیف سے نجات دلا دی جس میں چار دن سے میں مبتلا تھا۔ اور جس کی وجہ سے گلے کا اپریشن کرانے کے ارادہ سے گیا تھا الحمد للہ پھر باوجود اصرار کے انہوں نے فیس بھی قبول نہ فرمائی میں ان کی مہربانی اور نوازش کا بے حد ممنون ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ انہیں بیش از بیش انعامات کا مورد بنائے۔

حضرت میر صاحب کی نوازشات کا جو سلسل میرے حال پر مبذول رہتی ہیں شکریہ ادا کرنے کے لئے تو میرے پاس الفاظ نہیں۔ شیخ احسان علی صاحب پہلے امرتسر اور پھر لاہور مجھے آرام پہونچانے کے لئے میرے ساتھ گئے۔ ان کا بھی شکرگزار ہوں۔

خاکسار۔ غلام نبی ایڈیٹر الفضل

احباب کرام سے ضروری گزارش

بعض احباب وی۔ پی واپس کر کے چندہ کی ادائیگی کو جلسہ سالانہ پر ملتوی کر رہے ہیں۔ لیکن یہ طریق بہت تکلیف دہ ہے۔ الفضل کو چونکہ روزمرہ کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے روپے کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ادائیگی کو جلسہ سالانہ پر ملتوی نہ فرمائیں۔ اور آئندہ جن احباب کے نام وی۔ پی بھیجے جائیں۔ وہ وی۔ پی ضرور وصول فرمالیں۔ اور جن احباب کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ بھی بقایا کی ادائیگی فرمائیں۔ منیجر

عہدہ داران جماعت توجہ کریں

ایسی تمام جماعتیں جو اپنے بجٹ ۳۹-۱۹۳۸ء کو بہر حال پورا کرنے کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار ہوں۔ براہ مہربانی دفتر ہذا کو جلد مطلع کریں۔ ناظر بیت المال

اعلان قابل توجہ جماعت احمدیہ

قبل اس کے کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ کوئی میت بلا اجازت نظارت ہذا قادیان نہ لائی جائے۔ مزید توجہ کے لئے اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ میت لانے سے پہلے ایک ماہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳۰ شعبان ۱۳۵۷ھ

رمضان المبارک کی آمد اور جماعت احمدیہ

چند ہی روز کے بعد وُہ مبارک مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ جس کی شان اور فضیلت کے متعلق قرآن شریف میں خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ۔ یعنی رمضان کا مہینہ وُہ مہینہ ہے جس میں خدا تعالےٰ نے قرآن کریم ایسی نعمتِ عظمیٰ اپنی مخلوق کے لئے نازل فرمائی۔ اپنے بندے کے ساتھ خدا تعالےٰ کا کلام اور کلام بھی قرآن کریم ایسا بے مثل اور بے نظیر کوئی معمولی بات نہیں۔ اور رمضان کے مہینہ میں اس کے نزول نے اس مہینہ کو نہایت ہی بابرکت بنا دیا ہے۔ چنانچہ امتِ محمدیہ کے صاحبِ کمال بزرگوں نے اپنے تجربہ کی بناء پر قرار دیا ہے۔ کہ رمضان کا مہینہ تنویرِ قلب کے لئے نہایت عُمدہ ہے۔ اور اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تحریر فرمایا ہے۔ کہ روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا تعالےٰ کو دیکھ لیتا ہے۔

اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا یہ تجربہ بیان فرمایا ہے کہ ایک رویاءِ صالحہ کے مطابق مخفی طور پر میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے۔ اس اثناء میں عجیب عجیب مکاشفات مجھ پر ہُوئے۔ بعض گذشتہ نبیوں کے ساتھ ملاقاتیں ہوئیں ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو معہ حسینؓ اور علیؓ اور فاطمہؓ کے دیکھا۔ اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی غرض اس طرح پر کئی مقدس لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔

غرض روزے اور پھر رمضان المبارک کے روزے صفائی قلب کے لئے نہایت ہی مجرب ذریعہ ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں جبکہ خدا تعالےٰ ان کے متعلق فرماتا ہے۔ يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ یعنی روزوں کی غرض یہ ہے۔ کہ تم متقی بن جاؤ۔ اور حدیث میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اُجْزٰی بِهٖ۔ یعنی انسان کی باقی عبادتیں تو اپنی ضرورت کے لئے ہوتی ہیں۔ لیکن روزہ وہ میرے لئے رکھتا ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا ہوں یعنی میں اسے مل جاتا ہوں۔

ان حالات میں قابلِ غور و فکر یہ بات ہے۔ کہ رمضان المبارک کے ایام اپنے ساتھ اس قدر روحانی برکات رکھتے ہُوئے اگر یونہی گزر جائیں۔ اور ایک شخص مومن کہلاتے اور روزے رکھنے کے باوجُود اپنی روحانیت میں کوئی اضافہ نہ محسوس کرے اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ خدا تعالےٰ کے قریب نہ پائے۔ اور اپنے قلب میں پہلے سے زیادہ تجلی نہ دیکھے۔ تو اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہوسکتا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ ایک شخص ان ہدایات اور ارشادات پر عمل کرتا ہُوا روزے رکھے۔ جو خدا اور اس کے رسُول نے فرمائے ہیں۔ اور پھر بھی ان برکات اور انوار سے محروم رہے۔ جو روزہ کے ذریعہ حاصل ہو سکتے ہیں۔ محرومی کی وجہ صرف اور صرف یہی ہو سکتی ہے کہ انسان اپنی سستی اور کوتاہی کی وجہ سے ان اُمُور کا پوری طرح خیال نہ رکھے۔ جو روزہ کو مفید اور بابرکت بناتے ہیں اور جن کے بغیر روزہ رکھنا محض بھوکوں مرنا ہے۔

روزہ کے متعلق اسلام میں یہ حکم ہے۔ کہ رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ کی ابتدا کی جائے۔ ہر بالغ مرد اور عورت علاوہ بیمار اور مسافر کے صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک ہر قسم کے کھانے پینے کی چیزوں۔ اور میاں بیوی کے تعلقات سے پرہیز کرے۔ اور ان ایام کو خاص طور پر ذکر الٰہی۔ قرآن خوانی اور صدقہ و خیرات میں گزارے۔ تہجد کی نماز کا خصوصیت کے ساتھ التزام کرے۔ کسی قسم کی فحش بات نہ کرے۔ جہالت کی باتیں نہ کی جائیں اگر کوئی روزہ دار سے لڑائی کرے۔ تو وہ اسے کہدے۔ کہ میں روزے سے ہوں۔ اور قطعاً لڑائی میں حصہ نہ لے۔

یہ وُہ چند موٹی موٹی باتیں ہیں جن کا خیال رکھنا روزہ دار کے لئے نہایت ضروری ہے اور جب کوئی انسان اپنی طبیعت پر جبر کر کے بھی ان امور پر کاربند ہو جائے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ان میں اس کے لئے نہ صرف بشاشت پیدا کر دیتا ہے۔ بلکہ اس کے لئے روحانی ترقی اور صفائی قلب کے لئے باریک سے باریک راہیں بھی کھول دیتا ہے۔ اور اسے اپنے قرب سے قریب آنے کی توفیق بخشتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ گمراہی اور ضلالت نے ہر طرف دامن پھیلا رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض یہی ہے۔ کہ بندوں کی ان کے خالق و مالک خدا کی طرف راہ نمائی کریں۔ ان کے قلوب میں نورِ ایمان پیدا کریں۔ اور انہیں محبُوبِ حقیقی سے ملائیں۔ چنانچہ وُہ سعید الفطرت اور خوش قسمت اصحاب جنہیں آپ کی غلامی کا شرف حاصل ہُوا۔ اور جنہوں نے مخلصانہ جوش کے ساتھ آپ کے ارشادات پر عمل کیا۔ انہوں نے روحانیت کے اعلےٰ مدارج حاصل کئے۔ اور جو آئندہ کریں گے۔ وُہ بھی اپنی اپنی قربانی و ایثار کے مطابق اجر پائیں گے۔ لیکن چونکہ آپ کی جماعت میں داخل ہونے اور آپ کی غلامی قبول کرنے والے ہر فرد پر نہ صرف اپنی ذات کے متعلق بلکہ دوسروں کے متعلق بھی بہت بڑا فرض عائد ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر احمدی ان مواقع سے جو کہ قلب کو منور کرنے اسے جلا دینے۔ اور قرب الٰہی حاصل کرنے والے ہیں۔ پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ تاکہ وہ خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت کو اور زیادہ جذب کر سکے اور اس کی راہ میں اور زیادہ قربانی پیش کرنے کے قابل بن سکے۔

پس ہر احمدی کو آنے والے رمضان المبارک میں تمام ضروری امور پر عمل کرتے ہُوئے اپنے اوپر ایک انقلاب لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ جب رمضان ختم ہو۔ تو وُہ اپنے اندر پہلے سے بہت زیادہ نورِ ایمان پائے پھر رمضان المبارک سے قبولیتِ دعا کا بہت بڑا تعلق ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ روزوں کے ذکر کے ساتھ ہی فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (۲-۱۸۲) یعنی جب میرا کوئی بندہ مجھے پکارے۔ تو میں اس کے قریب ہی ہوتا ہوں اور پکارنے والے کی پکار کو قبول کر لیتا ہوں۔

پس رمضان المبارک میں خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور خاص کر احمدیت کی ترقی کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و عافیت کے لئے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بیش از بیش برکات نازل ہونے کے لئے مبلغین اور مجاہدینِ احمدیت کی کامیابی کے لئے کارکنان جماعت کے کاموں میں برکت اور اخلاص کے لئے اور معاندینِ احمدیت کی ناکامی و نامرادی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کی جائیں۔

تعلیم و تربیت

ہر احمدی کو اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہونا چاہیئے

اخلاق ایک ایسا ہتھیار ہے۔ جس سے بڑے سے بڑے دشمن کو بھی دوست بنایا جا سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مختلف قسم کے انسان پیدا کئے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو علمی دلائل سے متاثر ہوتے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو حقائق اور معارف کے کھلنے پر ایمان لاتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جو اخلاقِ فاضلہ سے مفتوح ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کو تمام طریقوں سے مزین کر کے نازل فرماتا ہے۔ اور وہ تعلق باللہ پیدا کرنے میں ان تمام طریقوں کو استعمال کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۵ دسمبر ۱۸۹۷ء کی تقریر میں فرماتے ہیں۔

"اخلاقی کرامت میں بہت اثر ہوتا ہے۔ فلاسفر لوگ معارف اور حقائق سے تسلی نہیں پاتے۔ مگر اخلاقِ عظیمہ ان پر بڑا اور گہرا اثر کرتے ہیں۔ آنحضرت کے اخلاقی معجزات میں سے ایک معجزہ یہ بھی ہے۔ کہ آپ کے پاس ایک وقت بہت سی بھیڑیں تھیں ایک شخص نے کہا۔ کہ اس قدر مال اس سے پہلے نہیں دیکھا گیا۔ اس پر حضور نے وہ سب بھیڑیں اس کو دے دیں۔ جس پر فی الفور اس نے کہا کہ لاریب آپ سچے ہیں۔ کیونکہ سچے نبی کے بغیر اس قسم کی سخاوت کسی دوسرے شخص سے عمل میں آنی مشکل ہے۔ . . . . . ہماری جماعت کو مناسب ہے۔ کہ وہ اخلاقی ترقی کریں۔ کیونکہ الاستقامت فوق الکرامت مشہور مقولہ ہے۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ اگر ان پر کوئی سختی کرے۔ تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔ انسان میں نفس بھی ہے جن کے تین اقسام ہیں (۱) امارہ (۲) لوامہ (۳) مطمئنہ۔ امارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوشوں کو سنبھال نہیں سکتا۔ اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے مگر حالتِ لوامہ میں اپنی حالت کو سنبھال لیتا ہے۔ اس وقت مجھے ایک حکایت یاد آئی ہے۔ جو سعدی نے بوستاں میں لکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا۔ کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے ان میں ایک بھولی بھالی لڑکی بھی تھی۔ وہ بولی آپ نے اسے کیوں نہ کاٹ کھایا انہوں نے جواب دیا بیٹی انسان سے کت پن نہیں ہو سکتا۔ اس طرح سے انسان کو چاہیئے کہ جب کوئی شریر گالی دے۔ تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن والی مثال اس پر صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا۔ مگر انکو اعرض عن الجاھلین کا ہی خطاب ہوا۔ . . . بنفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ اور دنیا اور ماسویٰ اللہ سے بکلی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا ہے۔ اور وہ دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا بلکہ جہاں وہ ہوتا ہے وہ دنیا ہی اور ہوتی ہے۔ وہاں کا آسمان اور زمین ہی اور ہوتا ہے . . . پس ایسی صورت اور حالت میں تم خود دھیان دیکر سن لو۔ کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو۔ اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو۔ اور اتنی بڑی کامیابی کی (کہ قیامت تک مکفرین پر غالب رہو گے۔) سچی پیاس تمہارے اندر ہے۔ تو پھر اتنا ہی میں کہتا ہوں۔ کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہو گی کہ جب تک لوامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہونچ جاؤ۔ اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہتا۔ کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو۔ جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو۔ اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تاکہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔ . . . میں اپنے نفس پر اتنا قابو رکھتا ہوں اور خدا تعالیٰ نے میرے نفس کو ایسا مسلمان بنایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک سال بھر میرے سامنے میرے نفس کو گندی سے گندی گالی دیتا رہے۔ آخر وہی شرمندہ ہو گا۔ اور اسے اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ وہ میرے پاؤں جگہ سے اکھاڑ نہ سکا"

پس ہر احمدی کو خصوصاً نوجوانوں کو اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرنے چاہئیں۔ اور نفس امارہ کو مار کر اور نفس لوامہ سے گزر کر نفس مطمئنہ کی حالت حاصل کرنی چاہیئے۔ کیونکہ نفس لوامہ کی حالت میں انسان اپنی غلطیوں پر نادم اور شرمسار ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے۔ مگر اس حالت میں بھی نفس اور شیطان کے درمیان ایک قسم کی جنگ ہوتی رہتی ہے۔ کبھی نفس غالب آ جاتا ہے اور کبھی مغلوب۔ مگر نفسِ مطمئنہ کی حالت میں انسان خدا تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے اور فیضانِ الٰہی سے حصہ لیتا ہے۔ جیسا کہ خود خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

نوجوانوں کو خصوصیت سے اپنے اخلاق اعلیٰ بنانے کی اس لئے ضرورت ہے۔ کہ آئندہ تمام بار ان پر پڑنے والا ہے۔ پس ہم میں سے ہر شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔ اور دیکھے کہ کیا وہ اخلاق فاضلہ کے معیار پر پورا پورا اترتا ہے۔ کیا وہ ماں باپ کی پوری پوری خدمت کرتا ہے۔ کیا وہ بہن بھائی۔ بیوی بچے اور قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی۔ کیونکہ غیر احمدیوں سے بیگانگت علاوہ اس کے کہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے صریحاً خلاف ہے۔ ہماری تبلیغ کے راستہ میں بھی سخت روک ہے۔ اگر ہم دنیاداری کے معاملات میں ان سے اچھا سلوک کریں۔ ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف اور انکی خوشی کو اپنی خوشی خیال کریں۔ بیماری کے وقت ان کی تیمارداری کریں۔ مالی مشکلات میں حتی الوسع ان کی مدد کریں۔ تو یقیناً وہ ہم کو اپنا محسن اور خیر خواہ تصور کریں گے۔ اور پھر جب ہم انکو ان کی روحانی بیماری کی طرف متوجہ کریں گے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق ان کو دلائل دیں گے۔ تو وہ یقیناً ہماری باتوں کو غور سے سنیں گے۔ کیونکہ ہمدرد اور خیر خواہ کے مونہہ سے نکلے ہوئے الفاظ یقیناً اثر کئے بغیر نہیں رہتے۔

پھر ہم میں سے ہر شخص دیکھے۔ کہ کیا وہ کسی اخلاقی کمزوری کا مرتکب ہو کر جماعت کی بدنامی کا باعث تو نہیں ہوتا۔ امانت میں خیانت تو نہیں کرتا۔ اپنے عہد کو ہر حالت میں پورا کرتا ہے۔ کسی کے ساتھ دھوکا تو نہیں کرتا۔ غرض بالفاظ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہر شخص یہ سمجھ لے۔ کہ وہ احمدیت کا ستون ہے۔ اگر وہ ذرا بھی ہلا تو احمدیت پر زد آئے گی۔

اخلاق کو بلند کرنے کے لئے دُعا ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جو تمام ذرائع پر فوقیت رکھتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ لوگوں کو بھی اعلےٰ اخلاق کا مالک بنائے۔ آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر تاثیر دعائیہ کلمات پر مضمون ختم کرتا ہوں۔ حضور انور فرماتے ہیں۔

"اے رب العلمین تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے غائت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال۔ تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا۔ جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیری وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں۔ کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو رحم فرما۔ اور دنیا اور آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین (الحکم جلد ۲ ۱)

خاکسار ذکا اللہ شیخ سیکرٹری انسپکٹر لاہور

انذاری پیشگوئیوں کے متعلق الٰہی سُنت

آتھم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

مولوی ثناء اللہ صاحب کی یہ دیرینہ عادت ہے۔ کہ وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ان فرسودہ اعتراضات کو اپنے اخبار "اہلحدیث" میں دوہراتے رہتے ہیں۔ جن کا جماعت احمدیہ کی طرف سے بیسیوں مرتبہ تفصیلی طور پر جواب دیا جاچکا ہے۔ اور چونکہ ان کا مقصد ان لوگوں کو جو سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر سے ناواقف ہیں۔ تاریکی میں رکھنا ہے اس لئے ان سے اس گمراہ کن روش کا صدور کوئی تعجب انگیز بات نہیں چنانچہ حال میں ۱۴ اکتوبر کے اخبار "اہلحدیث" میں انہوں نے "الفضل" کے ایک مضمون پر تنقید کرتے ہوئے جہاں یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ انبیاء نہایت یقین بھرے دل کے ساتھ پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ اور ان میں جو تحدی۔ اور جلال پایا جاتا ہے۔ وہ نجومیوں کی بڑ میں نہیں ہوتا۔ وہاں وہ یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ پیشگوئیوں کا وقوع بھی یقینی ہوتا ہے۔ مگر حضرت مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے گو یقین اور وثوق کے ساتھ پیشگوئیاں کیں۔ مگر وہ پوری نہیں ہوئیں:۔

اس کے ثبوت میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ جو عبد اللہ آتھم کے متعلق حضور نے فرمائی تھی۔ اور اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ:۔

"مسٹر آتھم پیشگوئی کی میعاد گزار کر بائیس مہینے بعد فوت ہوئے"

یہ اعتراض کوئی نیا نہیں۔ بارہا ہوا۔ اور بارہا اس کا جواب دیا جاچکا ہے کہ یہ پیشگوئی شرطی تھی۔ اور اس میں "بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" کے الفاظ صاف طور پر موجود تھے جن کا مفہوم یہ تھا۔ کہ اگر اس نے حق کی طرف رجوع نہ کیا۔ تو پندرہ مہینہ کے اندر اس پر عذاب آجائیگا مدرسہ میں پڑھنے والے ایک طالب علم کے سامنے بھی اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے الفاظ رکھ دیئے جائیں۔ اور اس سے پوچھا جائے۔ کہ ان کا کیا مفہوم ہے تو وہ یہی کہے گا۔ کہ ان الفاظ کا یہ مطلب ہے۔ کہ اگر آتھم نے حق کی طرف رجوع نہ کیا۔ تو اس پر عذاب آئے گا۔ اور اگر حق کی طرف رجوع کرلیا۔ تو عذاب نہیں آئے گا۔ مگر مخالفین سلسلہ کی آنکھیں احمدیت کی عداوت میں اس قدر نور بصیرت سے محروم ہوچکی ہیں۔ کہ وہ یہ تو شور مچاتے رہیں گے۔ کہ آتھم پیشگوئی کی میعاد کے اندر نہ مرا۔ مگر یہ نہیں دیکھیں گے۔ کہ پیشگوئی شرطی تھی۔ اور اس میں صاف طور پر آتھم کے رجوع پر عذاب کے ٹل جانے کا ذکر تھا یہ حق پوشی کی بدترین مثال ہے جو مخالفین سلسلہ میں پائی جاتی ہے اور تعجب آتا ہے۔ کہ یہ مولوی کہلانے والے جو شب و روز قرآن و احادیث میں یہ پڑھتے ہیں۔ کہ جب بھی کوئی بات کرو۔ بلا کم و کاست سچ سچ کیا کرو۔ احمدیت کی دشمنی میں کس طرح ایک ٹکڑے کو لے لیتے۔ اور دوسرے کو بالکل چھپا دیتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کی اپنی تفسیروں میں یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے ایک دفعہ اہل نینوہ کے سامنے یہ پیشگوئی کی تھی۔ کہ تم پر چالیس دنوں تک عذاب آجائے گا۔ اور وہ خود عذاب کے خوف سے نینوہ چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ مگر چالیس دن گزر جانے کے باوجود اہل نینوہ پر کوئی عذاب نہ آیا۔ کیونکہ انہوں نے عذاب کے آثار دیکھ کر اللہ تعالےٰ کے حضور رونا۔ اور چلانا شروع کردیا تھا۔ اسی طرح احادیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ جب کسی سے کوئی وعدہ کرے۔ تو اسے بہر حال پورا کرتا ہے۔ مگر جب کسی کو کسی سزا کی دھمکی دے۔ تو وہ اس امر کا اختیار رکھتا ہے۔ کہ چاہے۔ تو سزا دے۔ اور چاہے تو معاف کردے۔ اسی لئے بعض پرانے بزرگ جب اللہ تعالےٰ کے در اجابت کو کھٹکھٹانے اور اس کی رحمت کے دریا کو جوش میں لانا چاہتے تھے۔ تو ان الفاظ میں دعا کیا کرتے تھے۔ کہ اے خدا تیری یہ شان ہے۔ کہ تو وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ مگر سزا کے متعلق اپنے قضاء و قدر کے احکام کو ٹال دیتا ہے۔ تو ہم پر رحم فرما۔ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَیْتَ کی دعا بھی جو ہر مومن روزانہ پڑھتا ہے۔ اسی حقیقت پر روشنی ڈالتی ہے۔ کہ ایسے امور بھی دعا۔ انابت اور رجوع الی اللہ سے ٹل جاتے ہیں جن کے متعلق اس کی بارگاہ میں فیصلہ ہوچکا ہوتا ہے:۔

پھر جبکہ ہر وعید کی پیشگوئی شرطی ہوتی ہے۔ چاہے۔ اس میں شرط کی وضاحت ہو یا نہ ہو۔ تو آتھم کے متعلق پیشگوئی اگر ٹل گئی۔ بحالیکہ اس میں صاف طور پر شرط کا ذکر کردیا گیا تھا۔ تو اس میں کونسی قابلِ اعتراض بات ہوگئی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے بنی نوع انسان کو یہ سبق سکھانے کے لئے کہ وعید ٹل جاتا ہے۔ یہ تعلیم دی ہے۔ کہ جب تم کوئی منذر رؤیا دیکھو۔ تو فوراً صدقہ و خیرات کرو۔ تا وہ خواب ٹل جائے اور بالعموم ایسا ہوتا ہے۔ کہ منذر رؤیا کے بعد جب صدقہ و خیرات کیا جاتا ہے۔ تو یا تو جو تکلیف آنے والی ہو۔ وہ بالکل ٹل جاتی ہے۔ یا اس میں تاخیر واقعہ ہوجاتی ہے۔ اور یہ ننانوے فیصدی مسلمانوں کی تجربہ شدہ بات ہے۔ پھر معلوم نہیں۔ انہیں آتھم کی پیشگوئی کیوں سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ بھی ایک شرطی پیشگوئی تھی۔ اور اس کی بناء یہ تھی۔ کہ عبد اللہ آتھم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معاذ اللہ دجال کہا تھا:۔

پس خدا تعالےٰ سے الہام پاکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا۔ کہ اگر اس نے حق کی طرف رجوع نہ کیا۔ تو پندرہ مہینہ میں ہلاک ہوجائے گا۔ اب اس کے بعد اگر تو وہ حق کی طرف رجوع نہ کرتا۔ اور اپنی پرانی روش پر بدستور قائم رہتا۔ اور پھر بھی ہلاک نہ ہوتا۔ تب تو اعتراض کیا جاسکتا تھا۔ مگر جب اس نے اپنے اندر اصلاحی تغیر پیدا کرلیا۔ تو پیشگوئی کے مطابق اور اللہ تعالےٰ کی اس سنت کے مطابق جو اس کی وعید کے متعلق دنیا میں جاری ہے۔ ضروری تھا۔ کہ وہ میعاد مقررہ کے اندر نہ مرتا۔ پس اس پیشگوئی پر اگر دیانتداری کے ساتھ غور کیا جائے۔ تو کوئی اعتراض عائد نہیں ہوسکتا۔ البتہ ضد۔ ہٹ دھرمی اور تعصب سے اگر کسی کی آنکھ بند ہو۔ تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں:۔

نبوت حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق جماعت احمدیہ نے اپنے اعتقاد میں کوئی تبدیلی نہیں کی

اخبار پیغام صلح کی صریح غلط بیانی

(۲)

"پیغام صلح" مورخہ ۲۲ جولائی اپنے ایک شذرہ بعنوان "مفتی محمد صادق صاحب کا تازہ ارشاد" میں رقمطراز ہے۔ "حضرت مسیح موعودؑ کی حیات میں اور حضور کی وفات کے کئی سال بعد تک قادیانی اکابر ختم نبوت کے قائل تھے۔ اور اس زمانہ میں انہیں حضرت مسیح موعود کی طرف دعوئے نبوت منسوب کرنے کی جرأت نہ ہوئی تھی"۔

پیغام صلح کی اس غلط بیانی کے متعلق روزنامہ الفضل مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں قادیانی اکابر بڑی جرأت کے ساتھ حضور کی طرف دعوئی نبوت منسوب کرتے رہے ہیں۔ اب دوسری قسط میں اس بات کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ کہ "حضور کی وفات کے کئی سال بعد تک" قادیانی اکابر بڑے دھڑے کے ساتھ حضور کی نبوت کا اعلان فرماتے رہے ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حوالجات

سب سے پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریرات بعد از وفات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش کرتا ہوں۔ جن سے بین طور پر حضور کی نبوت کے بارے میں سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود کا عقیدہ ظاہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک مبسوط مضمون رقم فرمایا۔ جس میں مخالفین سلسلہ کے اعتراضات کا قلع قمع کیا گیا۔ حضرت امیر المومنین خلیفہ اول رضؓ نے اس مضمون کو نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ اس مضمون کو کتابی صورت میں شائع کیا گیا حضرت خلیفہ اول رضؓ نے اس کا نام "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" تجویز فرمایا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے نبوت کا بار بار ذکر فرمایا ہے۔ ذیل میں صرف چند سطور درج کی جاتی ہیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اگر مخالف اب بھی انکار کریں تو سوائے حضرت مسیح موعود کے اس الہام کے کہ انما اشکو بثّی و حزنی الی اللّٰہ ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ایک نبی آیا۔ اور ان کے لئے رات اور دن غم کھا کر اس دنیا سے اٹھ گیا۔ اور یہ لوگ اب تک اس سے انکار کرتے ہیں۔ ہماری خدا سے یہ خواہش نہیں کہ یہ مخالف ہلاک ہوں۔ بلکہ دل ان کے لئے درد محسوس کرتا ہے اور کڑھتا ہے۔ اور ایک تڑپ ہے۔ کہ خدا ان کو ہدایت دے۔ اور اپنے نبی کی شناخت دے۔ اگرچہ یہ لوگ ہم پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ مگر ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اے خدائے قادر تو ہمارے دلوں کو جانتا ہے۔ اور تجھے علم ہے کہ ہمارے دل ان گم گشتہ راہوں کے لئے کیسی تکلیف پاتے ہیں۔ پس اے عالم الغیب والشہادۃ ہمارے دکھوں اور تکالیف کو دیکھ۔ اور ہم پر رحم کر۔ اور ان غموں سے ہم کو چھڑا اور ہمارے بھائیوں کو ہدایت اور نور کا رستہ جو تیرا نبی ہمارے لئے کھول گیا ہے بتا اور انہیں اسکی شناخت کی توفیق عطا کر"۔

(صادقوں کی روشنی ایڈیشن دوم صفحہ ۱۰)

(۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ اپریل ۱۹۰۹ء میں تقریر فرمائی۔ جس کے میر مجلس حضرت خلیفہ اول تھے۔ یہ تقریر رسالہ تشحیذ الاذہان میں چھپ گئی تھی اس میں حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ وعدہ ہم سے اس بنا پر نہیں کہ ہم مسیح کی وفات کو مان لیں۔ بلکہ خدا نے اپنے رسول یعنے حضرت مسیح موعود کی معرفت ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر اسی جنس کو خریدیں گے۔ جن کو پہلوں نے خریدا۔ تو ہم سے بھی وہی نیک سلوک ہوگا"۔

(تشحیذ فروری ۱۹۰۹ء صفحہ ۳۱)

پھر فرمایا کہ "خدا ظالم نہیں ہم اپنے آپ کو ہی دیکھتے ہیں۔ کہ اس کا ایک نبی آیا۔ اور اپنا کام کر کے ہم سے جدا ہو گیا"۔ (صفحہ ۲۶)

(۳) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اپنے ایک مضمون "تبلیغ اسلام" میں جماعت کو اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کرنے کی رغبت دلاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ حضرت صاحب کی وفات سے ہم پر بعض ذمہ واریاں پڑتی ہیں۔ اور وہ کام جس کو وہ خدا کا برگزیدہ نبی کرتا تھا اب ہمارے سپرد ہوا ہے"۔

(تشحیذ الاذہان جلد ۴ نمبر ۶ صفحہ ۲۱۸)

پھر اسی مضمون میں فرماتے ہیں۔ "اسلام کو چھوڑنا بھی ہمارے بس میں نہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے یہ ہمارا فرض مقرر کیا ہے۔ اور اس کے نبی نے اس کی ہمیں وصیت کی ہے"۔

(صفحہ ۲۲۶)

اسی طرح حضور اپنے ایک اور مضمون "قہری نشان" میں تحریر فرماتے ہیں کہ "اگرچہ خدا کا مسیح ہم میں نہیں رہا۔ مگر اس کا قائم کردہ سلسلہ موجود ہے اور دن رات ترقی کر رہا ہے۔ اس میں شامل ہو کر آسمانی اور زمینی عذابوں سے بچو۔ کیونکہ خدا ارادہ کر چکا ہے کہ دنیا سے شرک کو دور کرے۔ اور اس کے نبی کی معرفت ہم کو اطلاع مل چکی ہے۔ کہ جب تک دنیا اصلاح نہ کرے گی۔ آسمانی اور زمینی عذاب پیچھا نہ چھوڑیں گے۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۴ صفحہ ۲۱۰)

پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنی ایک تقریر میں جو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۱۰ء میں فرمائی تھی۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے بارے میں ہی تھی۔ حضور علیہ السلام نے آٹھ دفعہ دعوئے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے ظاہر ہے۔

(۱) سو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی نبی اترا ہے۔ تو ہم میں اترا ہے۔ سب سے زیادہ فضل ہوا تو ہم پر"

(اخبار بدر نمبر ۱۲ جلد ۱۰ پرچہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء)

(۲) "وہ ایمان وہ محبت کیا ہم میں ہے۔ کیا اس وقت وہ جوش ہم میں بھی ہے۔ اور ہم صحابہ کی طرح چلا چلا کر دنیا کو نبی کا نام سناتے پھرتے ہیں" (صفحہ ۴ کالم ۳)

(۳) ہمارے بعض دوست یہ تو بتاتے ہیں۔ کہ ایک علاقہ میں خیرات بٹ رہی ہے مگر اس اطلاع کا کیا فائدہ جب تک یہ نہ بتائیں۔ کہ وہ خیرات فلاں گلی میں بٹ رہی ہے۔ دنیا کو کھول کھول کر سناؤ کہ وہ نبی قادیان میں ہے۔ اس کا نام مرزا غلام احمد تھا۔" صفحہ ۴ کالم ۲

(۴) وہی خدا ہے جس نے اپنے فضل سے تمہیں توفیق دی۔ کہ تم ایک نبی کی اتباع کرو۔ پھر اس نے اپنے فضل سے تمہیں طاعون و زلزلہ سے محفوظ رکھا۔" صفحہ ۵ کالم ۲

۵۔ پھر حضور احمدیوں اور غیر احمدیوں کے متعلق فرماتے ہیں:۔ کہ

"دو سو دا گروں کے درمیان بھی میں دیکھتا ہوں۔ کہ اگرچہ ایک جنس ہی ہے تو بھی وہ کہتا ہے۔ نہیں جی ہمارا غلہ خاص قسم کا ہے تم دونوں فریقوں میں بیّن فرق دیکھتے ہو۔ اور پھر تم میں سے بعض ہیں جو کہہ دیتے ہیں کہ کچھ فرق نہیں کیا یہ فرق نہیں کہ تم ایک نبی کے تبع ہو۔ اور دوسری قوم ایک نبی کی مکذب ہے" (ص۵ ک۳)

۶۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مرزا صاحب نبی ہیں۔ اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپ کی اتباع سے آپ کو نبوت کا درجہ ملا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ اور کتنے لوگ یہی درجہ پائیں گے۔ ہم انہیں کیوں نبی نہ کہیں جب خدا انہیں نبی کہتا ہے۔ چنانچہ آخری عمر کا الہام ہے۔ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَالْمُعْتَرَّ (ص۷ ک۱)

۷۔ "تم اپنے امتیازی نشان کو کیوں چھوڑتے ہو۔ تم ایک برگزیدہ نبی کو مانتے ہو۔ اور تمہارے مخالف اس کا انکار کرتے ہیں" (ص۷ ک۱)

۸۔ "ایک نبی ہم میں بھی خدا کی طرف سے آیا۔ اگر اس کی اتباع کریں گے تو وہی پھل پائیں گے۔ جو صحابہ کرام کے لئے مقرر ہو چکے ہیں۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں ایک تجویز ہوئی کہ احمدی غیر احمدی ملکر تبلیغ کریں۔ مگر حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم کونسا اسلام پیش کرو گے۔ کیا جو خدا نے تمہیں نشان دئے ہیں۔ جو انعام خدا نے تم پر کیا وہ چھپاؤ گے" (ص۸ ک۲)

اس تقریر کے بعد چونکہ سکرٹری صدر انجمن نے اپنی رپورٹ سنانی تھی اس لئے مولوی محمد علی صاحب و خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ اس تقریر میں موجود تھے۔ اگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف جماعت دعویٰ نبوت منسوب نہیں کرتی تھی۔ تو کیوں نہ امیر پیغام وغیرہ نے اُس وقت آواز اٹھائی۔ کیا یہ اس بات کا بیّن ثبوت نہیں کہ جماعت اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتی تھی۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا حوالہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب اپنے مضمون "انبیائے عالم" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے۔ تو یقیناً ہمارا احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زرتشت ایک نبی تھا اگر بدھ اور کرشن نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احمد بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامات کے ذریعہ سے زرتشت اور دیگر انبیائے علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد فداہ امی و ابی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں" (ریویو جلد ۹ ص۲۴۸ مضمون انبیائے عالم)

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کا حوالہ

حضرت مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور اس زمانہ سے پہلے اس امت محمدیہ میں بادشاہ تو ضرور ہوئے ہیں۔ پر نبوت کا دعویٰ کسی نے نہیں کیا ہے۔ اور اس زمانہ میں ایک مدعی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) نبوت کا دعویٰ تو کیا۔ اسلامی بادشاہت نہایت ضعف میں ہے۔ اب تک کسی زمانہ میں یہ دونو امر مجتمع نہیں پائے گئے۔ چونکہ پہلے زمانہ میں سلطنت کی سخت ضرورت تھی۔ لہذا وہ اعلےٰ درجہ کی دی اور نبوت کی اشد ضرورت نہ تھی۔ تو اگرچہ الہام سے بعض ہندوؤں کو بھی کم و بیش مشرف کیا پر نبوت کا انعام نہ کیا اور زمانہ میں چونکہ نبوت کی اشد ضرورت تھی لہذا وہ انعام فرمائی۔ لیکن سلطنت کی چونکہ اشد ضرورت نہ تھی لہذا وہ اعلےٰ درجہ کی عنایت نہیں کی"

(اخبار بدر ۲۵ مئی ۱۹۱۱ء)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا حوالہ

حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اور نبیوں کے لئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی کہ میں نبی ہوں۔ مگر تیرے لئے دو مشکلات تھیں۔ اول تو یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ میں نبی ہوں آخر تو نے چار لاکھ انسان کے جزو ایمان میں یہ بات داخل کر دی"

(اخبار بدر جلد ۸ نمبر ۳۰ ص۱)

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا حوالہ

یہ تحریرات تو "قادیانی اکابر" کی مشتے نمونہ از خروارے پیش کی گئی ہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ آخر میں حضرت امیر المومنین خلیفہ اول رضؓ کا عقیدہ درباره نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام درج کردوں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سوال پیش ہوا۔ کہ "کیا احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فروعی اختلاف ہے؟" جس کے جواب میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

"یہ بات تو بالکل غلط ہے۔ کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے۔ کیونکہ جس طرح پر وہ نماز پڑھتے ہیں۔ ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ اور زکوٰۃ اور حج اور روزوں کے متعلق ہمارے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان اصولی فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ پر ایمان ہو۔ اس کے ملائکہ پر کتب سماویہ پر اور رسل پر خیر و شر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں اور اس کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں۔ عام ہے۔ خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے۔ ہندوستان میں ہو یا کسی اور ملک میں۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا۔ قرآن مجید میں تو لکھا ہے۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں خاتم النبیین فرمایا۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہمارا یہ مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے تو بالاتفاق کافر ہے۔ یہ جدا امر ہے کہ ہم اس کے کیا معنے کرتے ہیں۔ اور مخالف کیا؟

اس خاتم النبیین کی بحث کو لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ سے تعلق نہیں۔ وہ ایک الگ امر ہے اس لئے میں تو اپنے اور غیر احمدیوں کے درمیان اصولی فرق سمجھتا ہوں"

(اخبار الحکم ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء)

ان حوالجات سے صاف عیاں ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بڑی جرأت کے ساتھ دعویٰ نبوت منسوب کرتی رہی ہے۔

اور ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کی یہ صریح غلط بیانی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات میں "قادیانی اکابر" کو حضور کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

ایڈیٹر صاحب پیغام صلح نے محولہ بالا شذرہ میں یہ بھی تحریر کیا ہے۔ کہ

"شبلی مرحوم کا سوال اور مفتی صاحب کا جواب دونوں ناظرین کے سامنے ہے ..... اب آسانی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ مفتی صاحب کا مقصد شبلی مرحوم سے حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کا اقرار کرانا تھا۔ یا یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور نبی نہیں اور آپ نے دعوے نبوت نہیں کیا منصف فرمایا جائے۔ مفتی صاحب کا یہ ارشاد عذر لنگ کی حیثیت رکھتا ہے"

تیسری قسط میں انشاء اللہ اس امر پر روشنی ڈالی جائیگی کہ کس طرح منکرین خلافت حضرت مفتی صاحب و شبلی صاحب مرحوم

عیدگاہ کے سلسلہ میں مقدمہ زیر دفعہ ۱۴۷ کی سماعت

بٹالہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء مندرجہ صدر کیس کی سماعت آج پھر علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہوئی۔ ہماری طرف سے حسب سابق جناب مرزا عبدالحق صاحب و جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر پیش ہوئے۔ اور ایک گواہ کی شہادت کے بعد مزید کارروائی ۲ نومبر ۱۹۳۸ء پر ملتوی ہوئی۔ آج فریق مخالف کی شہادت ختم ہوئی۔

امرناتھ ولد وشنیت رائے کھتری قادیان

متنازعہ جگہ عیدگاہ ہے۔ جہاں مسلمان عرصہ دراز سے عید پڑھتے آئے ہیں۔ احمدیوں نے چار پانچ سال سے یہاں پڑھنی شروع کی ہے۔ رام پور کی طرف جانے والے رستہ کی طرف احمدی اور ناتھ پور کی طرف غیر احمدی پڑھتے ہیں۔ وہاں جو چھپڑ ہے۔ اس سے مٹی نکال کر غیر احمدی تیروں وغیرہ پر ڈالتے ہیں۔ اور پانی سے وضو کرتے ہیں۔

بجواب جرح۔ دیوان چند میرا بھائی ہے اس نے مہر دین آتش باز کے ساتھ مل کر ڈھابوں کا مقدمہ احمدیوں کے خلاف کیا تھا۔ میں ڈی۔ اے۔ وی سکول کمیٹی قادیان کا ممبر ہوں۔ احرار کانفرنس کے لئے اس سکول کی گراؤنڈ ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے کہنے پر دی گئی تھی۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے وہیں وہ تقریر کی تھی۔ جس کی بنا پر مقدمہ چلا تھا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ احرار سے اس جگہ کا کوئی کرایہ لیا تھا یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس گراؤنڈ میں کبھی کوئی اور مذہبی جلسہ ہوا ہو۔ ڈھابوں والے مقدمہ میں مدعیوں میں میرا نام نہیں تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ احمدیوں نے میرے، میرے بھائی اور پرتاپ سنگھ وغیرہ کے خلاف کوئی دعویٰ کیا ہو۔ مجھے یاد نہیں کہ ان دونوں مقدموں میں میں کسی حیثیت سے عدالت میں جاتا رہا ہوں۔ سکالو ارائیں اور مسماۃ رحیموں نے زیر دفعہ ۴۵۲ ۱۹۳۸ء مجھ پر ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ نواب محمد علی خان صاحب نے میرے خلاف کوئی دعویٰ کیا ہو۔ میں نواب محمد علی خان صاحب کو نہیں جانتا۔ تحصیلدار بٹالہ کی عدالت میں ایک کیس وریر سنگھ کے خلاف چل رہا ہے۔ جس میں میں بطور گواہ صفائی پیش ہوا ہوں۔ سید عطاء اللہ بخاری کے مقدمہ میں میں گواہ صفائی پیش ہوا تھا۔ لالہ بڈھا مل میرا رشتہ میں چچا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ اس نے کسی زمین کے متعلق بعض احمدیوں پر کوئی مقدمہ کیا تھا۔ میں کئی بار عین نماز عید کے وقت عیدگاہ میں گیا ہوں۔ مرزا صاحب خطبہ عید محراب سے دائیں طرف کھڑے ہو کر پڑھتے ہیں۔ یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ محراب سے کتنے فاصلہ پر۔ فاصلہ کا میں کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ چار پانچ سال سے غیر احمدیوں کو مولوی عنایت اللہ عید پڑھاتا ہے۔ محراب سے بائیں طرف اس کے بالکل قریب وہ عید پڑھاتا ہے۔ تکیہ والا بوہڑ اور منہدم شدہ دھرم سالہ میں دس بیس کرم کا فاصلہ ہوگا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس جگہ میں دو تین سو آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

اس کے بعد احرار کے وکیل نے بیان دیا۔ کہ شہادت ختم کی جاتی ہے۔ مسئول علیہم کے بیانات کرانے باقی ہیں۔ اور اس کے لئے تاریخ دی جائے۔ چنانچہ مزید سماعت کے لئے ۲ نومبر تاریخ مقرر ہوئی۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مولوی نور احمد صاحب سکرٹری تبلیغ محمود آباد سے تحریر کرتے ہیں کہ چار جلسے انصار اللہ کے ہوئے۔ جن میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام و تحریک جدید و جوبلی فنڈ و چندہ عام و ترقی جماعت احمدیہ کے مضامین پر تقاریر کیں۔ چار دیہات زیر تبلیغ رہے مقامی انصار اللہ و دیگر صاحبان نے ۹۰ افراد کو تبلیغ کی۔ کئی ٹریکٹ مختلف قسم کے تقسیم کئے گئے۔

محمد اعظم صاحب سیکرٹری انصار اللہ چک نمبر ۳۳۲ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں چار اجلاس ہوئے۔ ایک پبلک تقریر ہوئی۔ اس میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ معراج جسمانی تھا یا روحانی وفات مسیح اور غیر احمدیوں کے اعتراضات کے جوابات کے موضوعات پر تقریریں ہوئیں۔

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ حلقہ پونچھ راجوری سے لکھتے ہیں۔ کہ تربیت جماعت میں مصروف رہا غیر احمدیوں پر بھی بہت اچھا اثر ہو رہا ہے اور وہ احمدیت کے قریب آ رہے ہیں بلکہ بعض جو سخت مخالف تھے انہوں نے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کا وعدہ کر لیا ہے اور بعض ہو چکے ہیں۔ بعض غیر احمدی اپنے تنازعات میرے پاس لے کر آتے اور میرے بے ریا فیصلوں سے بہت خوش ہوئے۔ اور بعض بخوشی جمعہ میں شامل ہوئے اور خطبہ سنکر بہت خوش ہوئے۔ وہ غیر احمدی ملا سخت مخالف اور بائیکاٹ کی تحریک کیا کرتے تھے۔ عاجز نے ان کے گھروں میں جا کر ان کو تبلیغ کی۔ اب وہ بھی خدا کے فضل سے قریب آ رہے ہیں۔

مولوی عبدالعزیز صاحب علاقہ بیٹ سے لکھتے ہیں۔ کہ ایام زیر رپورٹ میں چار مواضعات میں دورہ کیا ایک گاؤں میں ایک پبلک تقریر کی مضمون امت محمدیہ کا یہود سے مشابہ ہونا تھا۔ احادیث اور قرآن مجید کی آیات سے ثبوت دیا اور ان کی اصلاح کے لئے امت محمدیہ سے ہی حضرت اقدس کا مسیح اور مہدی ہو کر آنے کی ضرورت کو ثابت کیا۔

محمد امام صاحب تمکوری سے تحریر کرتے ہیں کہ جو دوست زیر تبلیغ تھے۔ ابھی تک انہوں نے بیعت نہیں کی۔ ملانوں سے ڈرتے ہیں۔ لیکن سلسلہ کے متعلق عقیدت رکھتے ہیں۔ شیموگہ میں بھی تین دوست زیر تبلیغ تھے۔ ان میں سے دو نے بیعت فارم پر کر دیا۔ جو آج حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ اس ملک میں احمدیہ لٹریچر بہت کم ہے۔ کسی لائبریری میں میں نے الفضل نہیں دیکھا پیغامیوں کا بہت لٹریچر ہے۔

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ مری نگر سے لکھتے ہیں۔ کہ بیت المال کے کام کے سلسلہ میں ۹ دیہات کا دورہ کیا۔ ایک معزز غیر احمدی کو تبلیغ بلیغ کی گئی۔ ایک اور غیر احمدی دوست کو مختلف مسائل سے از روئے احمدیت آگاہ کیا۔ ایک معزز اہل حدیث کو بوضاحت پیغام حق پہنچایا۔

(مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ)

پنجاب میں جرائم کے متعلق اعداد و شمار

تعداد جرائم میں بہت زیادہ اضافہ

۱۹۳۷ء کے متعلق پنجاب پولیس کے انتظام اور کارکردگی کے بارے میں سالانہ رپورٹ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ میں جرائم کے اعداد و شمار میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے۔ ان جرائم سے قطع نظر کرکے جو سیاسی جوش یا فرقہ وارانہ کشیدگی کے نتائج ہیں عام جرائم کی تعداد میں بھی معتد بہ بیشی ہوچکی ہے۔ سال کے آخر تک پولیس کی دست اندازی کے قابل ۵۶ ہزار وارداتیں ہوئیں۔ اور یہ تعداد واقعی تشویش انگیز ہے اگر چھوٹے جرائم کو شمار نہ کیا جائے تو اصل مقدمات کی تعداد دس سالہ عرصہ مختتمہ ۱۹۳۱ء کے چوٹی کے سال کے برابر ہوجاتی ہے۔ ۱۹۳۶ء میں ڈاکے کی ۴۵۲ وارداتیں ہوئیں۔ مگر ۱۹۳۷ء میں ان وارداتوں کی تعداد ۴۸۱ ہوگئی۔ جو دس سالہ اوسط سے بھی جو ۴۱۷ بنتی ہے بڑھ جاتی ہے۔ اس سال نقب زنی کی ۴۴۰۴۱ وارداتیں ہوئیں۔ اور گذشتہ سال کے مقابلہ میں ۶۱۸ کی زیادتی ہوگئی۔ سائیکلوں کی چوری کی کل ۱۰۸۵ وارداتیں ہوئیں یعنی ۱۸۸ کا اضافہ ہوا۔ مویشی چرانے کی ۴۷۳۲ وارداتیں ہوئیں۔ اور سال ماسبق کی تعداد میں ۲۰۷ کا اضافہ ہوگیا۔ دیگر اقسام کی چوری کی ۶۷۸۷ وارداتیں ہوئیں۔ یعنی ۸۳۵ کی زیادتی ہوگئی۔ سال زیر رپورٹ میں بردہ فروشی کے سلسلہ میں مقدمات کی تعداد ۵۱۵ سے بڑھ کر ۵۴۵ ہوگئی بلوے کے مقدمات کی کل تعداد ۹۶۰ تھی۔ یعنی ۱۰۶ مقدمات کا اضافہ ہوگیا۔ حکام پولیس کو چھوڑ کر سرکاری ملازمین پر ۲۳۳ حملے ہوئے۔ اور ان کی تعداد میں بھی ۶۵ کی بیشی ہوگئی۔ ۱۹۳۶ء میں ۴۸ ڈاکے ڈالے گئے تھے۔ مگر اس سال ۹۷ ڈاکے ڈالے گئے۔ سال زیر رپورٹ میں قتل کی ۱۰۷۶ وارداتیں ہوئیں۔ اور اس تعداد نے تو صوبہ کا ریکارڈ قائم کردیا۔ قتل کی وارداتوں میں ۱۹۳۱ء سے ہی روز افزوں زیادتی ہورہی ہے۔ اور یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ مذکورہ صدر بیشی کے خلاف جرائم کی صرف تین اقسام میں کمی ہوئی ہے۔ یعنی تلبیس سکہ کے مقدمات ۱۲۹ سے ۹۳۔ فریب دہی کے مقدمات ۴۵۱ سے ۴۴۴ رہ گئے اور پولیس پر حملوں کی تعداد ۱۳۴ سے ۹۹ رہ گئی۔

اضافہ جرائم کے وجوہات

صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے ان مختلف اسباب پر ایک طویل تبصرہ کیا۔ جن کی وجہ سے تعداد جرائم میں اضافہ ہوا ہے۔ یا جن کی وجہ سے مجرم قانونی گرفت سے بچ سکے ہیں۔ یہ سال مقابلتاً انقلابی نوعیت کی اصلی شورش سے پاک تھا۔ مگر یہ اس قسم کے پروپیگنڈا (اشاعتی کام) سے کسی طرح بھی بری نہیں تھا۔ جس سے مقصد حکام کے اقتدار کو کمزور کرنا تھا۔ یہ امر بھی افسوس کے ساتھ تسلیم کرنا ضروری ہے۔ کہ فرقہ وارانہ صورت حالات بہت حد تک بگڑ گئی۔ اور اس بارے میں مشہور مثالیں حسب ذیل ہیں۔ ۲۷ مارچ کو پانی پت ضلع کرنال میں خوفناک ہندو مسلم بلوہ ہوا۔ یکم اپریل کو کوٹ فتح خاں ضلع اٹک میں مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان لڑائی ہوگئی۔ ۳۰ جون کو آلہ ضلع گجرات کے نواحی علاقہ میں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہوگیا۔ جبکہ پولیس چھ مواقع پر گولی چلانے پر مجبور ہوگئی۔ صوبہ کے دیگر حصص میں بھی کشیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ اور ان میں صرف سال کے خاتمہ پر ہی اصلاح کے خفیف آثار رونما ہوئے۔

۱۹۳۷ء کے پہلے دو ماہ میں صوبہ کی لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخابات ہوئے۔ اور یہ انتخابات بھی جرائم کی تعداد میں اضافہ کا موجب رہے۔ صاحب ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سنٹرل رینج کی مناسب رائے ہے۔ کہ ان انتخابات سے ہر جگہ پرانے جھگڑے تازہ ہوگئے اور نئے جھگڑے پیدا ہوگئے بیباکانہ تقریروں نے فضا کو اور بھی مکدر کردیا۔ اس کے علاوہ امیدواروں نے اکثر بدچلن اشخاص کو اپنا ایجنٹ یا نمائندہ بنایا جس سے قانون شکن طبقہ کو اہمیت اور خود اعتمادی حاصل ہوگئی۔ اور اس سے جرائم کے اضافہ پر بھی اثر ہوا۔

جرائم کے اضافہ کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ پولیس کو بدنام کیا گیا جو اکثر حالتوں میں نامناسب تھا۔ محکمہ پولیس کے تمام افسر جو حقیقت میں پنجاب پولیس کے خیر خواہ ہیں پولیس کے بڑے آدمیوں کے برے افعال کی مذمت کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور اس قسم کے افسر بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ عام اطلاق کی بے انصافی اور چند آدمیوں کی بدخلقی کو تمام پولیس سے منسوب کرنا عام جمعیت اور انتظام پر برا اثر ڈالتی ہے۔

ایک اور معاملہ جس سے جرائم کی تعداد پر ضرور اثر ہوا ہوگا وہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں پولیس کے تمام نگران افسروں نے تحقیقات کے قابل اعتراض طریقوں کے قلع قمع پر کمر باندھ لی۔ اور محکمہ نے مشکوک آدمیوں کیساتھ بدسلوکی کرنے یا بناوٹی شہادت کی اجازت کے خلاف خاص زور دیا۔ ان بداعمالیوں کو مٹانے کیلئے حکام ضلع کی اختیار کردہ تدابیر کے علاوہ تمام ڈپٹی انسپکٹر جنرل صاحبان نے اپنے اپنے علاقوں میں یہ احکام جاری کردئے کہ ان ملازمین کے خلاف کارروائی کی جائیگی جن کے اعمال نامہ سے یہ ثابت ہوگا کہ وہ ناقابل اصلاح طور پر بداعمالیوں کے مرتکب ہیں۔ پولیس کے ملازمین عام بدنامی کی وجہ سے پہلے ہی بددل ہوچکے تھے

نئے آئین کے ماتحت پولیس کی پوزیشن کے متعلق بھی شکوک پیدا ہو گئے تھے۔ نیز اس فوجداری نظام میں مشکلات کی تعداد بھی بڑھ چکی تھی۔ جو زیادہ تر اپنی کامیابی کیلئے گاؤں کے نمبرداروں کے اختیار پر مبنی ہوتا ہے اور چونکہ گذشتہ چند سالوں سے نمبرداروں کا اختیار تعلیم کی توسیع، ذرائع رسل و رسائل کی آسانیوں کی وجہ سے کم ہو گیا ہے۔ اسلئے بھی مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر جرائم کی تعداد میں اضافہ ہو گیا۔

پالیسی کے متعلق غلط بیانی

پولیس کے صاف اور واضح کام کے متعلق صحیح پالیسی پر زور دیا گیا مگر بدقسمتی سے اس پالیسی کے متعلق دیدہ دانستہ غلط بیانی کی گئی۔ اور اس سے یہ فائدہ اٹھایا گیا کہ مقدمات کی پورے طور پر تحقیقات نہ کی جاسکے۔ اور مشکوک اور بدچلن لوگوں سے مضبوطی سے بازپرس نہ کی جائے۔ اب یہ صورت حالات عملی طور پر ناپید ہو چکی ہے۔ مگر یہ امر تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ گذشتہ زمانہ کے مقابلہ میں آئندہ چند سال کے لئے جرائم پر قابو پالینا بہت مشکل ہوگا۔ اگر پولیس عام لوگوں کے ساتھ مصالحانہ روش روا رکھے تو عوام الناس کے اشتراک عمل میں اصلاح ہو سکتی ہے۔ مقدمات میں مجرمین کو سزا دلوانے میں صرف اسی صورت میں کامیابی ہو سکتی ہے۔ کہ عدالتوں کو یقین ہو جائے کہ پولیس کی شہادت یقینی طور پر معتبر ہے۔ ناقص طریق تحقیقات کو چھوڑ کر اس کی جگہ اس ملک میں جدید اور باقاعدہ طریقوں کو جاری کرنا تربیت سے تعلق رکھتا ہے۔ پولیس کے تمام ملازمین کو متواتر ہدایت دینے سے پہلی تبدیلی کے حاصل کرنے کے لئے کوشش جاری ہے۔ اور پولیس میں بہترین آدمیوں کو بھرتی کیا جاتا ہے۔ اور کانسٹیبلوں کو قدرے طویل اور کافی سے زیادہ ٹریننگ دیا جاتا ہے۔ دوسری تبدیلی اس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ عدالتوں کو یقین دلا دیا جائے کہ پولیس نے جو شہادت پیش کی ہے۔ اس کے تعین میں وہ بالکل سچ ہے اور اگر پولیس کو شہادت کی سچائی کے متعلق شبہ ہو تو وہ اپنے شکوک کو نہ چھپائیں تیسری تبدیلی بھی ٹریننگ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ تفتیش کرنے والے پولیس افسروں کو جرائم کی تفتیش کے متعلق ایسی کتابیں مہیا کرنے کی تجویز جاری ہے۔ جن میں جدید طریقے مندرج ہیں۔ پھلور میں ٹریننگ کے لئے ترقی یافتہ نصاب بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ جو صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کے خیال میں آئندہ سال جاری کر دیا جائے گا۔

تفتیشی ہیڈ کانسٹیبل کی ضرورت نہیں

صاحب انسپکٹر جنرل پولیس کی یہ خاص رائے ہے کہ تحقیقات میں جو بد اعمالیاں بدقسمتی سے ابھی تک جاری ہیں۔ وہ زیادہ تر پولیس کے کم تنخواہ پانے والے عملہ سے ظہور میں آتی ہیں۔ جب تک ہر جگہ تفتیشی ہیڈ کانسٹیبل کی بجائے اسسٹنٹ سب انسپکٹر تعینات نہ ہو جائے گا ان بد اعمالیوں کو دور کرنے کے لئے بڑے افسروں کی کوشش بار آور نہیں ہو سکتی۔ یہ ضروری ہے کہ اس تبدیلی کو جو مالی وجوہات کی بناء پر کئی سال سے معرض التوا میں ہے۔ جلدی سے بروئے کار لایا جائے۔ تغیر اور تبدیلی کے زمانہ میں جرائم کی تعداد میں زیادتی قدرتی بات ہے اور یہ شاید سال زیر رپورٹ تک محدود نہ رہے گی۔ بلکہ آئندہ چند سال میں بھی اس کی توقع ہے۔ تاہم پولیس کا افسر اعلیٰ اس امر کا یقین دلاتا ہے۔ کہ تغیر کے زمانہ کو کم سے کم میعاد تک محدود کرنے کے لئے تمام ممکن تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

شادی و شکرانہ فنڈ کی وصولی

کیا آپ نے مقامی جماعت میں شادی یا دیگر خوشی کے موقعوں پر احباب سے شادی و شکرانہ فنڈ کے لئے رقم فراہم کرنیکا انتظام کر لیا ہوا ہے اگر نہیں۔ تو اب ایسی فراہم شدہ رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔ (ناظر بیت المال)

درخواست ہائے دعا

منظور احمد صاحب راولپنڈی سندھ اپنی صحت کے لئے۔ ماسٹر عبد الحکیم صاحب ایجنٹ الفضل لاہور اپنی صحت کے لئے جو گردے اور انتڑیوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ محمد عبد الرشید صاحب تاجر بٹالہ اپنے لڑکے ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب ایم۔ آر۔ سی۔ پی کے امتحان میں کامیابی کے لئے جو ماہ جنوری ۱۹۳۹ء میں ہوگا۔ ابو البشیر محمد رحمت اللہ خان صاحب فاریسٹ گارڈ پانچال تہن کشمیر اپنی پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے نیز اپنی ہمشیرگان اور عزیزان محمد امیر اللہ محمد حشمت اللہ۔ محمد بشیر اللہ اور محمد عثمان اور ان کی والدہ کے لئے۔ ملک بشیر احمد صاحب قادیان اپنے بھائی محمد اشرف کی صحت کے لئے جو پھر بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہو گیا ہے۔ سید علی شاہ صاحب جودھپور ایک امتحان میں کامیابی کے لئے شیخ محمد طفیل صاحب گھٹیالیاں بعض مشکلات کے رفع ہونے کے لئے۔ چوہدری نبی بخش صاحب بھینی بعض مشکلات کے ازالہ کے لئے بشیر احمد صاحب سیالکوٹی اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے جو بعارضہ درد شقیقہ بیمار ہے۔ عبد الحفیظ خان صاحب لاہور اپنی خالہ کی صحت کے لئے جو عرصہ سے بیمار ہے۔ نیز اپنی دین و دنیا میں کامیابی کے لئے۔ دین محمد صاحب گوجرانوالہ اپنی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے جن کی آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے حکیم عبد العزیز صاحب فیروزپور اپنی صحت کے لئے جو عرصہ سے معدہ کی خرابی بخار قے اور اسہال کے باعث بیمار ہیں۔ مولوی غلام صفدر صاحب سونگھڑہ اپنی صحت کے لئے منظور احمد صاحب خوردا سونگھڑہ کے بعض احمدیوں کی صحت کے لئے جو بعارضہ ملیریا بیمار ہیں۔ جناب منشی عبد الحی صاحب قریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ اور جن کی بیماری خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اور اب میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اپنی صحت کے لئے۔ عزیز الدین صاحب صراف لاہور اپنی صحت کے لئے جو بعارضہ بخار میعادی بیمار ہیں۔ محمد حسین صاحب فٹر سندھ اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ناظر امور عامہ)

کیا قیام امن کے لئے جنگ لازمی ہے؟

ایک دلچسپ مناظرہ

قادیان - ۲۱ اکتوبر بعد نماز عشاء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے زیر اہتمام ایم - ایم مشن ہائی سکول دہاریوال - تعلیم الاسلام ہائی سکول - مدرسہ احمدیہ - جامعہ احمدیہ اور دارالمجاہدین کے نمائندگان کے مابین اس موضوع پر ایک دلچسپ مناظرہ ہوا کہ "کیا قیام امن کے لئے جنگ لازمی ہے؟" ڈیبیٹنگ سوسائٹی کے پریذیڈنٹ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی - اے اس مجلس کے صدر تھے - اور ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ ٹاؤن کمیٹی - صوفی عبدالقدیر صاحب بی - اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز اور بابو اکبر علی صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر آف ورکس نے "جج" کے فرائض سرانجام دئے - ہائی سکولوں کے باہمی مقابلے میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم کامیاب قرار پائی - اور اس کپ کی مستحق ہوئی - جو ہائی سکولوں میں سے بہترین ٹیم کے لئے ڈیبیٹنگ سوسائٹی کی طرف سے مقرر تھا - ہائی سکولوں میں سے اول و دوم درجہ کے مقررہ انعامات بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے طلباء جلیل احمد شاہد اور فیاض احمد نے حاصل کئے اور ایک سپیشل انعام دھاریوال سکول کے بہترین مقرر چوہدری علی اصغر نے حاصل کیا باقی اداروں میں سے محمد یوسف صاحب آف جامعہ احمدیہ اور بدر سلطان صاحب مجاہد تحریک جدید علی الترتیب اول اور دوم انعام کے مستحق قرار پائے اور مجموعی طور پر جو پارٹی مثبت پہلو کی حامی تھی - وہ فاتح قرار پائی - مناظرہ کی تمام تقریریں نہایت شستہ اور اعلیٰ پایہ کی تھیں - اور حاضرین نے نہایت دلچسپی سے سنیں - ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ جج نے تقریروں کے اختتام پر مستحقین میں انعامات تقسیم فرمائے - (رپورٹر)

احمدیہ یوتھ ہاکی ٹورنامنٹ کا جلسہ تقسیم انعامات

قادیان ۲۳ اکتوبر کل بعد نماز عصر ینگ اکٹس کلب اور فرینڈز کلب محلہ دارالرحمت کے مابین احمدیہ یوتھ ہاکی ٹورنامنٹ کا آخری میچ ہوا جس میں نہایت سخت مقابلہ کے بعد موخرالذکر کلب ایک گول کی زیادتی سے جیت گیا

میچ کے بعد جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا جس میں سکرٹری احمدیہ یوتھ ہاکی ٹورنامنٹ کی طرف سے رپورٹ پڑھی گئی - اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی - اے پریذیڈنٹ احمدیہ سپورٹس کلب قادیان نے مستحقین میں انعامات تقسیم کئے اور کھلاڑیوں کو ضروری نصائح کیں - پریذیڈنٹ احمدیہ یوتھ ہاکی ٹورنامنٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پراگ ۲۲ اکتوبر۔ حکومت چیکوسلواکیہ نے ہنگری کو بعض اور علاقے بھی پیش کئے ہیں۔ مگر حکومت ہنگری اس سے بھی مطمئن نہیں۔ اور معاہدہ میونخ پر دستخط کرنے والے طاقتوں کے سپرد اس قضیہ کو کرانا چاہتی ہے۔

پراگ ۲۲ اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ کی حکومت جرمنی کے ساتھ کامل طور پر تعاون کر رہی ہے۔ جرمنی نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ اشتراکی انجمنیں بعض علاقوں میں توڑ دی جائیں۔ اس پر چیکوسلواکیہ کی حکومت نے بعض ان علاقوں میں بھی ان انجمنوں کو توڑ دیا ہے۔ جن کے متعلق جرمنی نے مطالبہ نہ کیا تھا۔ اشتراکیوں کے دو درجن اخبارات بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کے مرکزی دفتر پر حکومت نے قبضہ کر لیا ہے۔

یروشلم ۲۱ اکتوبر۔ شہر قدیم میں سخت ہنگامہ برپا ہے۔ مسجد عمرؓ کے علاقہ کے سوا سارا شہر برطانوی فوج کے قبضہ میں ہے۔ بعض عرب مسجد عمرؓ میں محصور ہیں۔ اور برطانی افسر سوچ رہے ہیں۔ کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔

بارسلونا ۲۱ اکتوبر۔ آج باغی طیاروں نے پانچ مرتبہ اس شہر پر بمباری کی۔ جس سے دو درجن اشخاص ہلاک اور بہت سے مجروح ہوئے۔

کوئینز ٹاؤن ۲۱ اکتوبر۔ جنرل ہرٹزگ نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ کی کوشش سے آئندہ پچاس سال کے لئے یورپ میں امن قائم ہو گیا ہے۔ اگر مسٹر چیمبرلین یہ کوشش نہ کرتے۔ تو اس وقت تک یورپ تباہ ہو چکا ہوتا۔

انقرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت ترکی نے چھ اشخاص کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے کہ وہ جرمنی اور جاپان کی شہ پر حکومت روس کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔ انہیں ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اور حقوق قومیت ضبط کر لئے گئے ہیں۔ حکومت ترکی نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے کسی دوست ملک کے خلاف کوئی پروپیگنڈا برداشت نہیں کر سکتی۔

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ لارڈ میئر نے چیکوسلواکیہ کے مصیبت زدگان کے لئے جو فنڈ کھولا ہے۔ اس میں اس وقت تک ۵۵ ہزار پونڈ موصول ہو چکے ہیں۔

ہانگ کانگ ۲۱ اکتوبر۔ ایک مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ آج تیسرے پہر جاپانی فوجیں کینٹن میں داخل ہو گئیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ داخلہ کے وقت چینی افواج سے آیا کوئی مقابلہ ہوا یا نہیں۔ اکثر چینی افسر جاپانیوں کے داخلہ سے پہلے ہی اپنی فوجوں کو لے کر واپس ہو گئے تھے۔ اور جاتے ہوئے تمام بڑے بڑے کارخانوں کو نذر آتش کر گئے۔ ینگسی کی وادی میں جاپانی فوجیں نہایت سرعت سے بڑھ رہی ہیں اور اب شہر سیانگ بہت تھوڑی دور رہ گیا ہے۔ ہنگاؤ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ شہر کا آخری خط مدافعت بھی ٹوٹ گیا ہے۔

پیرس ۲۱ اکتوبر۔ محکمہ پرواز نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ دو سال میں پانچ ہزار ہوائی جہاز تیار کرلئے جائیں جس سے اس کی ہوائی طاقت دوگنا ہو جائے گی۔

لکھنؤ ۲۲ اکتوبر۔ یوپی اسمبلی کانگرس پارٹی نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ ممبران اسمبلی پبلک سروس والوں کے تبادلے و ترقی کے معاملہ میں کوئی دلچسپی نہ لیا کریں۔ نیز یہ کہ بل مزارعین پر غور ۱۰ نومبر تک ملتوی کر دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ آگرہ کے جاگیرداروں نے کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کو ثالث مان لیا ہے

نیروبی ۲۱ اکتوبر۔ کینیا لیجسلیچر کے یورپین گروپ کے لیڈر لارڈ سکاٹ نے ایک تقریر میں ٹانگا نیکا کو جرمنی کے حوالے کرنے کے خیال کے خلاف احتجاج کیا۔ اور کہا۔ کہ جرمنی نے اپنی اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا ہے۔ وہ نہایت مایوس کن ہے۔ جو کوئی ایسی کوشش کرے گی۔ وہ قلمرو برطانیہ کا دشمن ہوگا۔

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ مسٹر جناح نے ایک پریس رپورٹر سے کہا۔ کہ میرے صوبہ سندھ میں آنے کا مقصد یہ تھا کہ سندھ کے مسلمانوں کو لیگ کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے۔ اور اپنے مشن میں مجھے توقع سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ وزارتوں کا مرتب کرنا ہماری جدوجہد کا ایک بنیادی امتحان نہیں ہے۔

نیویارک ۲۲ اکتوبر۔ یہ خبر بالکل غلط ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کے تجارتی سمجھوتے کی گفت و شنید ناکام رہی ہے

ناگپور ۲۱ اکتوبر۔ کانگرس کے اجلاس کے لئے پہلے موضع لٹیا گھاٹ تجویز ہوا تھا۔ مگر اب اس کے بجائے تلوار گھاٹ میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مقدم الذکر گاؤں کے لوگوں نے نوٹس دیا ہے۔ کہ اگر اجلاس ہمارے گاؤں میں منعقد نہ کیا گیا۔ تو ہم ستیہ آگرہ کریں گے۔

کیلیفورنیا ۲۱ اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے کل رات ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہاں بھی آمریت روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ ہمارے ہمدردی ان لوگوں کے ساتھ ہے۔ جن کی سیاسی ہستی کو ڈکٹیٹروں نے ختم کر دیا۔ اور ملک کے ٹکڑے کر لئے۔ موجودہ واقعات سے ہم نے یہ سبق حاصل کیا ہے۔ کہ اپنی حفاظت کے لئے ہمیں اپنی ذات پر اعتماد کرنا چاہیئے۔

پیرس ۲۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان ایک معاہدہ مرتب ہونے والا ہے۔ جس کی رو سے جرمنی فرانس کو یقین دلائیگا کہ وہ اس پر کبھی حملہ نہ کرے گا۔ اسی سلسلہ میں دونوں ممالک کے مدبرین کی ملاقاتیں شروع ہو گئی ہیں۔

لکھنؤ ۲۱ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۷ نومبر کو بمبئی پہنچیں گے۔ رستہ میں آپ ہفتہ عشرہ مصر میں بھی قیام کریں گے۔

لکھنؤ ۲۱ اکتوبر۔ ہندوستانی عیسائیوں کی بیسویں سالانہ کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر احمد شاہ نے کہا۔ کہ کانگرسی حکومتیں عوام کی اقتصادی۔ سیاسی۔ اور مجلسی اصلاح کے لئے بہت کچھ کر رہی ہیں۔ اس لئے عیسائیوں کا فرض ہے کہ وہ کانگرس سے تعاون کریں۔

کلکتہ ۲۱ اکتوبر۔ صدر کانگرس نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ جو کوئی ریاستوں کے باشندوں کو کچل دینے کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ریاستی باشندوں کے ساتھ کانگرس کی پوری ہمدردی و حمایت ہے۔ کانگرس ریاستی باشندوں کے ذمہ دار جمہوری حکومت کے متعلق مطالبہ کی پر زور حامی ہے

جالندھر ۲۱ اکتوبر۔ بھگت سنگھ ہلکا سیکرٹری ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی کو حکومت پنجاب کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک سال تک اپنے گاؤں کی حدود سے باہر نہ نکلے۔

سری نگر ۲۱ اکتوبر۔ چیمبر آف کامرس میں تقریر کرتے ہوئے ریاست کشمیر کے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ جموں سے اکھنور تک ریلوے لائن بہت جلد تیار ہو جائے گی۔ اور اس سے پہاڑی کے کانوں سے کوئلہ نکالنے کے کام میں بہت سہولت پیدا ہو جائے گی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی